سلسلۂ مطبوعات مجلس
۲۵۸

کُل مُسلمان اور مُکمّل اِسلام

یعنی

سو فی صدی مسلمانوں کو (بلا تخصیص واستثناء) سو فی صدی اسلام میں داخل ہونے اور اسی پر عمل پیرا ہونے کی قرآنی دعوت وتاکید اور "جاہلیت" و "اسلام" کا فرق

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

www.abulhasanalinadwi.org

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ)

طبع اوّل

۱۴۱۵ھ — ۱۹۹۴ء

کتابت ــــــــ ظہیر احمد کاکوروی
طباعت ــــــــ لکھنؤ پبلشنگ ہاؤس (آفسٹ)
صفحات ــــــــ ۳۲
قیمت ــــــــ آٹھ روپے

باہتمام

محمد غیاث الدین ندوی

طابع و ناشر

مجلس تحقیقات و نشریات اسلام پوسٹ بکس ۱۱۹ لکھنؤ

(ندوۃ العلماء)

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

(از۔ مولانا محمد رابع حسنی ندوی)

ہندوستان اور پاکستان برطانی سامراج سے نکلنے کے بعد اپنی قومی اور تمدّنی زندگی کا ایسا ڈھانچہ تیار کرنے کی ذمہ داری رکھتے تھے جو اُن کے مذہب اور اُن کی اخلاقی وسماجی قدروں کے مطابق اور ان میں مذاہب اور تہذیبوں کا جو تنوّع ہے، اُن کے مابین فرق کا بھی لحاظ ہو، لیکن دونوں ملکوں کی قومی وتمدّنی زندگی ہر طرح کے پڑنے والے مخلوط وغیر مخلوط اثرات سے متأثر ہوئی اور کوئی صحیح ڈھانچہ نہیں بنا۔

www.abulhasanalinadwi.org

جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے تو وہ خیرِ اُمّت ہونے کی وجہ سے سب سے زیادہ اس کے ذمہ دار تھے کہ اپنی قومی وسماجی زندگی کو آسمانی رہنمائی میں ڈھالتے، یہ رہنمائی ان کے پاس قرآن وحدیث کے ذریعہ مکمّل طور پر موجود ہے، صرف اس سے فائدہ اٹھانے کی بات ہے، لیکن مسلمانوں میں اپنے پڑوسیوں کے اثر سے اور مغربی ذرائع ابلاغ کے تحت ان کے دین اور اسلامی اخلاق کے منافی بہت سی عادتیں داخل ہوگئیں اور ان میں برابر اضافہ ہوتا رہا، نام ونمود پر بے دریغ صرفہ اور انسانی خیر کے مقاصد پر صرف کرنے میں نہایت کفایت شعاری، بے محنت آمدنی کی فکریں، لاٹری اور جوئے کی دیگر شکلوں میں اپنی پونجی اور آمدنی کا ضیاع، مسکرات کی رغبت اور جہیز وغیرہ کی بے حد حرص، تعلیم کی طرف سے بے توجّہی صحیح اقتصادی کوششوں سے گریز، توحید وفرمانِ نبویؐ سے بے نیازی یہ وہ باتیں ہیں جن کی صرف عمومیت ہی نہیں ہوتی ہے، بلکہ اُن کے بُرے اور ہلاکت خیز نتائج سامنے آنا شروع ہوگئے ہیں، آگے کا عہد اس کی وجہ سے خوفناک بنتا جا رہا ہے۔

چنانچہ مسلمانوں کے مختلف باحساس ادارے توجہ دے رہے ہیں کہ مسلمانوں کے معاشرہ سے ان کمزوریوں اور خرابیوں کو دور کیا جائے،

www.abulhasanalinadwi.org

لکھنؤ ندوۃ العلماء میں (۳۰ ر ۳۱ ر جولائی ۱۹۹۳ء میں) اسی سلسلہ کی ایک نمائندہ کڑی کے طور پر مسلم پرسنل لا بورڈ کی تجویز پر اصلاح معاشرہ کانفرنس منعقد کی گئی، اس کانفرنس میں پورے ہندوستان سے تقریباً دو ہزار مندوبین نے شرکت کی، مندوبین کی یہ تعداد علماء، ائمہ مساجد، مدارس کے ذمہ دار، مختلف جماعتوں کے سربراہ، وکلاء اور ماہرین قانون پر مشتمل تھی۔

اس میں صدر مجلس حضرت مولانا ابوالحسن علی حسنی ندوی دامت برکاتہم نے صدارتی بلکہ کلیدی خطبہ دیا جس میں اس بات پر خصوصی زور دیا کہ تمام مسلمانوں کو پورے پورے دین پر عمل درآمد کرنا چاہئے قرآن مجید میں اس کا بصراحت حکم ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ۔ (سورۃ البقرہ - ۲۰۸)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو اسلام (سپردگی) میں پورے پورے داخل ہو جاؤ، اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو۔

یہ خطبہ بہت مفید اور توجہ دلانے والا ہے، یہ ایک رہنما خطبہ ہے اس کو جس قدر پھیلایا جائے مفید ہے، اسی لئے افادۂ عام کے لئے اس کو علاحدہ رسالہ کی صورت میں شائع کیا جا رہا ہے، قارئین خود بھی پڑھیں

www.abulhasanalinadwi.org

اور زیادہ سے زیادہ پھیلائیں، یہ ایک نیک مقصد کے لئے جدّوجہد بھی ہوگی ملّت کی خدمت بھی، اللہ قبول فرمائے اور حق بات سننے اور اختیار کرنے کی ہم سب کو توفیق دے۔ آمین۔

محمد رابع حسنی ندوی

سکریٹری مجلس تحقیقات و نشریات اسلام

۱۵ ربیع الاول ۱۴۱۵ھ
۲۴ اگست ۱۹۹۴ء

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کُل مُسلمان اور مکمّل اسلام

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین وخاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین ومن تبعھم باحسان ودعا بدعوتھم الی یوم الدین۔ اما بعد!

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ص وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○ (سورۃ البقرۃ۔ ۲۰۸)	اے ایمان والو! اسلام میں سارے کے سارے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو کیونکہ وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔
اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ط	تو کیا پھر جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں

www.abulhasanalinadwi.org

وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ (سورۃ المائدۃ۔ ۵۰)

حالانکہ جو لوگ یقین رکھنے والے ہیں ان کے یہاں اللہ سے بہتر اور کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں۔

حضرات! میں نے آپ کے سامنے قرآن شریف کی دو آیتیں پڑھی ہیں، بہت سے تعلیم یافتہ حضرات کو اور خاص طور سے جو قرآن مجید سے تعلق رکھتے ہیں، وہ شاید سوچتے ہوں کہ ان آیتوں کا انتخاب کیوں کیا گیا، اور اس مقصد سے اس کا کیا تعلق ہے، لیکن یہ دو آیتیں زندگی کے لئے بلکہ پوری کائنات کے لئے اور زندگی کی اپنی تمام وسعتوں کے ساتھ اور خاص طور سے اُمّتِ اسلامیہ کے لئے یہ دو آیتیں مستقل ایک درس گاہ ہیں اور مستقل ایک دعوتِ فکر ہیں۔

حضرات! سارا مسئلہ اسلام اور جاہلیت کے فرق کا ہے اب میں معذرت کے ساتھ یہ عرض کرتا ہوں ہمارے بہت سے پڑھے لکھے بھائی بھی "اسلام" و "جاہلیت" کے فرق کو بھول چکے ہیں، چونکہ جاہلیت ان کے نزدیک ختم ہو چکی ہے، زیادہ تر "جاہلیتِ عربیہ" ان کے ذہن میں ہے، وہ سمجھتے ہیں کہ جاہلیت اور اسلام کی کوئی کشمکش اب نہیں ہے، اور اسلام و جاہلیت کے فرق کو سوچنا اور اس کا جائزہ لینا گویا ایک طرح سے تضییعِ اوقات ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس وقت ملّت میں جو بھی کمزوریاں اور خرابیاں ہیں وہ سب اس فرق کو فراموش کر دینے کا نتیجہ ہے جو اسلام اور جاہلیت کے درمیان ہے، پہلی جو آیت پڑھی وہ سورۂ بقرہ کی ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا	اے ایمان والو! اسلام میں سارے
فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا	کے سارے داخل ہو جاؤ اور شیطان
خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ	کے قدموں کی پیروی نہ کرو، کیونکہ
عَدُوٌّ مُّبِينٌ ٥	وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔

اے ایمان والو! تم "سلم" میں داخل ہو جاؤ اور "سلم" کا ترجمہ میں نے مستند اور معتبر تراجم میں دیکھا حضرت شاہ عبدالقادر دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ، مولانا عبدالماجد صاحب دریابادیؒ، مولوی فتح محمد صاحب جالندھریؒ تک، سب میں "سلم" کا ترجمہ اسلام سے کیا گیا ہے، شاہ صاحبؒ کے ترجمہ میں "مسلمانی" سے کیا گیا ہے، یعنی اے ایمان والو! مسلمانی اور اسلام میں داخل ہو جاؤ" وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ" اور شیطان کے نقش قدم کی پیروی نہ کرو، وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

پہلی بات یہ ہے کہ پہلے اسلام کو سمجھنے کی ضرورت ہے، میں معذرت کے ساتھ یہ بات عرض کروں گا، بہت سے حضرات کے ذہن میں جنھوں نے تقابلی مطالعہ نہیں کیا ہے اور مذاہب کی تاریخ پر ان کی نظر نہیں ہے، اُن کے ذہن میں شاید یہ بات مستحضر اور تازہ نہیں ہوگی کہ اسلام وہ واحد مذہب ہے دنیا کا، جو ایک اصول و عقیدہ اور مسلکِ زندگی کے نام سے موسوم کیا گیا ہے، ورنہ جتنے مذاہب ہیں وہ سب

www.abulhasanalinadwi.org

(مذاہب کے باقی نہیں کہنا اور نہ کوئی مذہب کا باقی ہونا ہے) مذاہب کے داعیان اول
کے نام پر یا ملکوں کے نام پر، یا طبقوں اور نسلوں کے نام پر وہ مذاہب ہیں، مثال
کے طور پر (مجھے معاف کیا جائے) یہودی مذہب ہے، اس کی نسبت یہودا کی طرف
ہے جو خاندانِ نبوت کے ایک فرد تھے، عیسائی، اس کی نسبت حضرت عیسیٰ ؑ کی طرف
ہے، پھر مجوسی، وہ پارسی کہلاتے ہیں، فارس (ایران) ایک ملک ہے، کوئی عقیدہ یا کوئی
طرزِ زندگی یا دعوتِ الٰہی نہیں ہے، ہندویت، ہند ایک ملک ہے اور وہ اس کی
طرف منسوب ہے، برہمنیت، الگ طبقہ اور ایک خاص نسل کی طرف منسوب ہے،
بدھ مت گوتم بدھ کے نام سے موسوم ومشہور ہے، ایسے ہی جینی مذہب۔

واحد مذہب جو ایک مسلک زندگی، عقیدہ اور نبوت کی طرف منسوب
ہے، وحی الٰہی اور اللہ کی براہ راست رہنمائی اور اس کے دیئے ہوئے احکام اور
شریعت کی طرف منسوب ہے، وہ اسلام ہے، تو اسلام کا پورا دارومدار عقیدہ
پر ہے، شریعت پر ہے، اور وہ بالکل ایک امتیازی نشان رکھتا ہے۔

اب اس کے بعد سوچنے کی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً۔

اے ایمان والو! اسلام اور مسلمانی میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ۔

اس میں یہ بات لحاظ کرنے کی ہے کہ اس میں بتایا گیا ہے کہ سو فی صدی اسلام میں

www.abulhasanalinadwi.org

داخل ہوجانا چاہیئے، مسلمان بھی سو فی صدی ہوں، اور اسلام بھی سو فی صدی ہو، نہ مسلمانوں میں کوئی تحفظ یا ریزرویشن (RESERVATION) ہے، نہ اسلام میں کوئی تحفظ، استثناء یا ریزرویشن ہے، یہ ایک نکتہ ہے جس کو آپ ساتھ لے کر جائیں، اور اس کی اشاعت کریں، خدا کا مطالبہ اور قرآن مجید کی صریح آیت ہے کہ سو فی صدی مسلمانوں کو سو فی صدی اسلام میں داخل ہونا چاہیئے اور مذاہب کی طرح نہیں کہ عقائد لے لئے اور سب کچھ چھوڑ دیا، یا عبادات لے لئے اور اس کے زندگی کے قانون اور زندگی کے طرز حیات اور طرز معاشرت سے اور باہمی حقوق اور فرائض سے اور شرعی قانون پر چلنے سے تعلق نہیں ہے، ہر مذہب نے ایک ایک حصہ لے لیا ہے کسی نے دو لیا ہے کسی نے تین، یہاں مطالبہ یہ کیا جا رہا ہے کہ سو فی صدی مسلمانوں کو سو فی صدی اسلام میں داخل ہو جانا چاہیئے، مسلمانوں میں تحفظ اور ریزرویشن نہیں ہے کہ مسلمان پچاس فی صدی کے پابند ہیں اور فائل ہیں، اور عامل ہیں، اور پچاس فی صدی سے مستثنیٰ ہیں، یا پچھتر فی صدی رکھ لیجئے، یہاں تو مطالبہ ہے کہ سو فی صدی اسلام ہونا چاہیئے، ایک فی صدی بھی خارج نہیں ہونا چاہیئے، کسی قسم کے استثناء یا رعایت یا کسی قسم کا خصوصی معاملہ نہیں کیا گیا ہے، ہم کو ملت اور اپنا جائزہ لینے کا ایک رہنما اصول دیا گیا ہے، بلکہ پیمائش کا آلہ دیا گیا ہے، پہلا مطالبہ اللہ کا یہ ہے اور قرآن مجید کا صریح حکم یہ ہے کہ سو فی صدی مسلمانوں کو سو فی صدی اسلام میں داخل ہونا چاہیئے نہ تو یہ کہ پڑھا لکھا طبقہ مستثنیٰ ہے، شریف النسب اور عالی نسب لوگ مستثنیٰ ہیں، یہاں تک کہ حاکم مستثنیٰ ہیں، کسی بڑے سے بڑے حاکم (جو تصور اسلام میں حاکم یا خلیفہ کا ہے) کسی بڑے سے بڑے

www.abulhasanalinadwi.org

شہنشاہِ وقت، کسی بڑے سے بڑے سربراہِ مملکت اور کسی بڑے سے بڑے قانون ساز، کسی بڑے سے بڑے فاتح اعظم، کسی کے لئے بھی کوئی استثناء نہیں ہے کہ اس کو نماز پڑھنے کی فرصت نہیں اس کو نماز سے مستثنیٰ کیا جائے، فلاں کو حج سے مستثنیٰ کیا جائے، کسی کو ہرگز یہ اجازت نہیں کہ جس پہ حج فرض ہے اور وہ اس کی استطاعت رکھتا ہے وہ حج چھوڑے۔

اسی طریقہ سے "عائلی قانون" کہ سب مسلمان اس کے پابند ہیں، ترکہ اور میراث کے قانون کے سب مسلمان پابند ہیں، یہ بات چونکا دینے والی ہے ایک تازیانہ ہے ہمارے لئے اس وقت ساری چیزیں اس کے ماتحت آجاتی ہیں، ہمارا یہ اصلاح معاشرہ کا اجلاس، اس کی تقریریں اور اس کی وضاحتیں اس کے مشورے سارے کے سارے اس کے اندر آجاتے ہیں کہ "یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّةً" "اے ایمان والو! اسلام اور مسلمانی میں پورے پورے داخل ہو جاؤ" اس کا مطلب یہ ہے کہ سو فی صدی مسلمان اور سو فی صدی اسلام ہونا چاہئے، اگر آپ آزادانہ مطالعہ کریں، منصفانہ مطالعہ کریں، اور تقابلی مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ آج مسلمانوں میں اس طرح کی تقسیم پائی جاتی ہے کہ اس دین کے قبول کرنے والوں میں بھی استثنا اور تحفظات ہیں ریزرویشن ہے اور رعایتیں ہیں، اور اس دین میں بھی تقسیم ہے اس طبقہ کے لئے دین کا فلاں حصہ مناسب ہے، اس طبقہ کے لئے مناسب نہیں، اس پر وہ عمل نہیں کر سکتا،

www.abulhasanalinadwi.org

تنہا یہ بات کافی ہے، اس آیت کی رو سے اس کی گنجائش ہی نہیں کہ عقائد ہم لیں گے، اور عبادات چھوڑیں گے، عقائد اور عبادات بھی لیں گے لیکن معاملات چھوڑیں گے، معاملات بھی لیں گے لیکن عائلی قانون کو چھوڑیں گے، اس میں کسی چیز کی اجازت نہیں، اگر آپ اس نکتہ کو سمجھ جائیں اور اس کو اپنے ساتھ لے کر جائیں تو یہ عمر بھر کے لئے کافی ہے، مسلمانوں کو حکم ہے کہ وہ سو فی صدی اسلام میں داخل ہوں، اب آپ اپنا محاسبہ کر لیجئے اور کرتے رہیئے کہ کیا آپ نے سو فی صدی اسلام کو قبول کیا، اور سو فی صدی آپ اسلام پر عمل کر رہے ہیں؟ کیا آپ کی معاشرت بھی اسلام کے مطابق ہے، آپ کا معاشرتی نظام، آپ کے رواجات، آپ کی رسوم، اور آپ کا جو معاشرتی، اجتماعی، خانگی نظام ہے، خانگی روایات ہیں، تاریخ ہے، اور آپ کے خاندانوں میں جو رسمیں اور معمولات رائج ہیں، آپ صرف ان کا خیال رکھیں کہ آپ اس معیار پر اترتے ہیں، اور آپ اس کو پورا کرتے ہیں؟ آپ اس کے بعد احکام شریعت کو نظر انداز کر دیں گے؟ جو معیاری و مثالی مسلمان تھے اور جو قیامت تک نمونہ رہیں گے، وہ ان احکام اور ہدایات کو کس طرح پورا کرتے تھے، ان تقریبات اور زندگی کے ان مواقع سے کس طرح سے گذرتے تھے؟

میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ صحابہ کرامؓ کی جماعت کوئی خالص روحانی جماعت نہیں تھی، یہ بات نہیں تھی کہ ان کو صرف عقیدہ کی ضرورت تھی،

www.abulhasanalinadwi.org

آپ ان کا مطالعہ کریں، سیرت اور احادیث کی کتابوں میں مساجد کا حال پڑھیں، اُن کی نمازوں کا حال پڑھیں، اُن کی تہجد گزاری اور شب بیداری کو تو دیکھیں لیکن ان کی تقریبات کو نہ دیکھیں، یہ بھی اس روح کے خلاف ہوگا جو روح ہمیں اس آیت سے ملتی ہے کہ "اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً" دین کو ہمیں پورے طور پر اپنے اندر جذب کرنا چاہئے اور اپنے کو دین کے تابع بنانا چاہئے، ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ، حیات مبارکہ اور صحابۂ کرام کے حالات اور سیرت کا مطالعہ بھی اسی وسیع نظر سے کرنا چاہئے۔

عرصہ سے یہ غلطی ہو رہی ہے، پورے عالم اسلام میں اور خاص طور پر ہمارے ملک میں کہ ہم صحابۂ کرامؓ، اولیاء اکرام، علماء ربانیین، اور مصلحین و مجددین سب کے حالات میں صرف اس حصہ کو پڑھتے ہیں، جس کا تعلق عقیدہ سے ہے، عبادات سے ہے، ہم ان کے شادی بیاہ کی تقریبات کا مطالعہ نہیں کرتے کہ کس طرح انھوں نے انجام دیں، ہم ان کی عائلی زندگی کا خانگی زندگی کا، مطالعہ نہیں کرتے کہ وہ گھر میں کیسے رہتے تھے، اسی طرح نکاح و طلاق کے جو مسئلے ان کو یا ان کی اولاد کو پیش آتے تھے، وہ ان کو کس طرح حل کرتے تھے، جس طرح ان مسلمانوں کے بارے میں ایک تحفظ اور ریزرویشن ہے، ویسے ہی تاریخ کے بارے میں بھی الگ ریزرویشن ہے کہ ہم کتاب کے صرف ان ابواب کو کھولتے ہیں جن کا تعلق عبادات سے ہے، ذکر و اذکار سے ہے، یاد الٰہی سے ہے، ان کے

www.abulhasanalinadwi.org

روحانی اثرات سے ہے، ان کی تبلیغ اور انفرادی کارناموں سے ہے ہم یہ نہیں دیکھتے کہ ان کی شادیاں کیسے ہوتی تھیں، ان کا ترکہ کیسے تقسیم ہوتا تھا، جب طلاق کی ضرورت ہوتی تو وہ کس طرح طلاق دیتے تھے۔

میں ایک واقعہ صحابۂ کرامؓ کے صدہا واقعات میں سے بیان کرتا ہوں، وہ واقعہ آنکھ کھول دینے والا، اور ایک طرح سے چونکا دینے والا ہے، بلکہ ایک طرح سے وہ ایک ذہنی زلزلہ پیدا کرتا ہے، آپ خیال فرمائیے حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف رضی اللہ عنہ مہاجر ہیں، اور اتنا ہی نہیں بلکہ عشرۂ مبشرہ میں داخل ہیں، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، عبدالرحمٰن خیریت تو ہے! آج تمہارے کپڑوں پر خوشبو نظر آرہی ہے، فرمایا ہاں اللہ کے رسولؐ میں نے شادی کرلی ہے، حیرت کی بات یہ ہے (میں حدیث کے ایک طالب علم کی حیثیت سے، اور جو مستند علماء بیٹھے ہوئے ہیں، ان کی تصدیق بالکل کافی ہے) یہ عرض کر رہا ہوں، پہلے آپ اپنے ذہن کو متوجہ اور بیدار کیجئے، یہ ایک ہلا دینے والا واقعہ ہے، ایک زلزلہ لے آنے والا واقعہ ہے کہ اللہ کے رسولؐ خاتم النبیینؐ سید المرسلین، شفیع المذنبین، رحمۃٌ للعالمین مدینہ طیبہ کے اندر موجود ہیں، اور میں آپ کو اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر بتاتا ہوں، سیاحتوں کی بنا پر کہ جب کوئی برادری کہیں ترک وطن کرتی ہے تو عام طور پر ایک جگہ رہنا پسند کرتی ہے،

www.abulhasanalinadwi.org

مثلاً ہندوستان کے میمن اور خوجے جو بمبئی میں تجارت کرتے تھے، ان کو آپ تلاش کریں تو وہ سب آپ کو کراچی میں ملیں گے، اگر آپ ان کو تلاش کرنا چاہیں تو کراچی میں تلاش کر لیجئے، پڑھے لکھے لوگ، ادیب و شاعر اگر ملیں گے تو لاہور، اسلام آباد، اور راولپنڈی میں ملیں گے، جو علمی مرکز ہیں، تو اس میں شہر نہیں بلکہ محلہ کی تخصیص کر کے کہتا ہوں کہ یہ مہاجرین جو مکہ معظمہ سے آئے تھے، وہ مدینہ طیبہ کے خاص حصہ اور علاقہ بلکہ ایک جوار میں سکونت پذیر ہوئے ہوں گے کچھ روایات ہوتی ہیں، کچھ عادتیں ہوتی ہیں، مسنورات کا ملنا جلنا ہوتا ہے، اور کچھ پچھلے واقعات ہوتے ہیں، یہ سب چیزیں مشترک ہوتی ہیں، اس کے لئے ضرورت ہوتی ہے کہ قریب ہی رہیں، تو یہ بھی یقینی بات ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مکانی فاصلہ کے لحاظ سے بھی زیادہ دور نہیں رہے ہوں گے، لیکن حیرت کی بات ہے، جس پہ آدمی محو حیرت ہو جائے، اور اس پر ایک سکتہ طاری ہو جائے کہ مدینہ طیبہ میں عبدالرحمٰن بن عوفؓ جیسا مہاجر اور جلیل القدر صحابی نکاح کرتا ہے، اور اللہ کے رسول موجود ہیں، کم فاصلہ پر، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زحمت دینے کی ضرورت نہیں سمجھتا، کچھ نہیں تو برکت ہی کے لئے، آج حال یہ ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ بھائی برکت کے لئے آجایئے، آپ کا قدم پہونچ جائے، یہ مولویوں سے کہا جاتا ہے، اور نیک دیندار لوگوں سے کہا جاتا ہے، آخر

www.abulhasanalinadwi.org

عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو یہ خیال کیوں نہیں ہوا کہ میں نکاح کر رہا ہوں اور اللہ کے رسولؐ یہاں اتنے قریب موجود ہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زحمت نہ دوں، اس سے بڑھ کر ناشکری کیا ہو سکتی ہے، ناقدری کیا ہو سکتی ہے، بے ادبی کیا ہو سکتی ہے، لیکن یہ واقعہ اُن کی نظر میں ایسا تھا کہ اُن کو ایک لفظ بھی معذرت کا کہنے کی ضرورت پیش نہیں آئی، اور انھوں نے اس کی ضرورت نہیں سمجھی کہ کہیں کہ یا رسول اللہ معاف فرمائیے، مجھے بالکل خیال نہیں رہا، یا فلاں بات مانع ہوئی، اور اسی طرح حیرت کی بات یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک لفظ شکایت کا نہیں فرمایا، حدیث کا دفتر موجود ہے، ہندوستان کے عظیم کتب خانوں میں یہاں کا کتب خانہ بھی ہے، میں دعوت دیتا ہوں کہ وہ بتائے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شکایت کی ہو کہ عبدالرحمٰن تم ہمیں بھول گئے، بات کیا تھی، عبدالرحمٰن کا تفقّہ اور اُن کی فراست تھی، اُن کی ذکاوت تھی، اور اُن کی حقیقت شناسی تھی کہ انھوں نے سوچا کہ جتنی دیر میں حضورؐ کو تکلیف دوں گا معلوم نہیں کتنے لوگ آئیں اور اسلام قبول کریں، اور سب سے بڑی دولت جو نجات کا باعث ہے وہ اس کو حاصل کریں، ہم اس کے بجائے کہ آپ کو زحمت دیں آپ کو تکلیف دیں، اور وہ لوگ چلے جائیں کہ ہم پھر کبھی آئیں گے تو اس سے بہتر یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مقامِ عالی پر تشریف رکھیں، اور لوگ آئیں، ہدایت پائیں، کلمہ پڑھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک پہ

www.abulhasanalinadwi.org

اسلام لائیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر قرآن مجید کے نزول کی کوئی ڈائری، روزنامچہ ہوتا، وہ روزنامچہ اس طرح تو ہے کہ یہ سورہ کہاں نازل ہوئی، کتنا پہلے نازل ہوا اور کتنا بعد میں، اگر ایسا ہوتا کہ (وقت شماری کے ساتھ، آیت شماری کے ساتھ) فلاں وقت یہ آیت نازل ہوئی اور فلاں وقت یہ آیت نازل ہوئی، کوئی اگر روزنامچہ لکھنے والا ہوتا تو یقین دلاتا ہوں کہ جتنی دیر حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے نکاح کی مجلس میں شرکت میں گذرتی اس میں اتنی آیتیں نازل ہوئیں۔

تو ایک بات یہ ہے کہ اس آیت کو اپنے ساتھ لے کر جائیے، دماغ پر نقش کرکے لے جائیے کہ مطالبہ صرف اتنا نہیں ہے کہ اسلام قبول کرو، اور اسلام میں داخل ہوجاؤ، بلکہ مطالبہ یہ ہے کہ اسلام میں سو فی صدی داخل ہو، تم بھی سو فی صدی ہو، اور اسلام بھی سو فی صدی ہو، نہ اس میں ریزرویشن، نہ اس میں ریزرویشن، اور آج کیا ہے جو لوگ اسلام کی دولت سے مشرف ہیں، انھوں نے بھی تقسیم کر رکھی ہے کہ دین کا وہ شعبہ لیں گے، اور دین کا وہ شعبہ چھوڑیں گے، اس کے وہ مکلف نہیں، وہ اُن کی طاقت سے باہر ہے۔

"اصلاح معاشرہ" کی دعوت کا ایک اجمالی پیغام اور زندگی کا ایک

www.abulhasanalinadwi.org

رہنما اصول (جو زندگی کے تمام سرد و گرم اور نشیب و فراز، اور مختلف النّوع مرحلوں پر حاوی ہے) وہ یہ ہے "یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً" اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو، اسلام میں داخل ہو جاؤ، مسلمانی میں شامل ہو جاؤ، "کَآفَّۃً" کا تعلق دونوں سے ہے، داخل ہونے والوں سے بھی ہے، اور جس دائرہ میں داخل ہو رہے ہیں، اس سے بھی ہے، وہ بھی کَآفَّۃً یہ بھی کَآفَّۃً اس طرح نہیں کہ مسجد جائیں اور ایک قدم مسجد کے اندر رکھا، بس ہم مسجد میں داخل ہو گئے، یا دونوں قدم اندر رکھ دے اور اندر نہ جائے، یا اندر تو جائے لیکن نماز نہ پڑھے، یہ نہیں "اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً" پورے کے پورے داخل ہو جاؤ، اور عامل بن جاؤ، "داخل" بھی بنو اور "عامل" بھی بنو۔

اس کے بعد دوسری آیت میں نے آپ کے سامنے پڑھی ہے، سورۂ مائدہ کی آیت ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اَفَحُکْمَ الْجَاھِلِیَّۃِ یَبْغُوْنَ ط وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ حُکْمًا لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ" کیا وہ جاہلیت کا حکم چاہتے ہیں، میں حکم کے متعلق عرض کر دوں، عربی زبان سے ایک خصوصی تعلق رکھنے والے انسان کی حیثیت سے، اور عربی ذخیرہ کی چھان بین کرنے والے طالب علم کی حیثیت سے بھی "حُکْم" کا لفظ قرآن مجید میں بڑا وسیع اور بلیغ ہے، حکم کے معنی صرف قانونی فیصلہ کے نہیں "ترجیح" و "اختیار"

www.abulhasanalinadwi.org

کے بھی ہیں، کسی چیز کو ترجیح دینا اور کسی چیز کو اختیار کرنا یہ بھی حکم میں شامل ہے، حکم کا لفظ ان سب معانی پر حاوی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا جاہلیت کے فیصلہ کو، کیا جاہلیت کے انتخاب کو، کیا جاہلیت کے رجحان کو، کیا جاہلیت کے اصول کو وہ ترجیح دیتے ہیں؟ وہ چاہتے ہیں "وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ" اللہ تعالیٰ سے بہتر حکم دینے والا ان لوگوں کے لئے جو یقین رکھتے ہیں کون ہے؟

دوسری بات یہ ہے کہ جاہلیت کے معنی بھی اب بہت فراموش ہوگئے ہیں، بہت گہرا مطالعہ کرنے والوں اور جن کو سیرت نبویؐ پہ اللہ تعالیٰ کچھ لکھنے اور تالیف کرنے کی سعادت عطا فرماتا ہے، وہ اس سے بحث کرتے ہیں، اور اس کا حق ابھی بہت کم ادا ہوا ہے، جاہلیت کے دور کی وسعت کو بہت کم لیا گیا ہے، میں کہتا ہوں ایک سیرت نگار کی حیثیت سے، اور ایک ایسے خوش قسمت انسان کی حیثیت سے جس کو اللہ نے سیرت کے موضوع پر لکھنے کی توفیق دی کہ جاہلیت کے مفہوم سے بھی ہمارا ذہن بہت نا آشنا ہوگیا ہے، جاہلیت سے لوگ سمجھتے ہیں کہ صرف جاہلیتِ عربیہ مراد ہے، اور جاہلیت عربیہ سے مراد ہے بُت پرستی کا دور، دختر کُشی کا دور، شراب نوشی کا دور، اور رہزنی کا دور، اُن کے سامنے صرف یہ آتا ہے، لیکن معاشرت، طرزِ معیشت،

www.abulhasanalinadwi.org

طرز زندگی، فیصلے کرنے کے معیار و اصول، اور رغبات اور نفرتیں، یہ چیزیں جاہلیت کے تصور کے ساتھ ذہن میں نہیں آتیں، حالانکہ جاہلیت ان سب پر مشتمل ہے، اگر جاہلیت کا ترجمہ اردو میں کیا جائے تو اس کا جو ترجمہ حاوی ہے، اور ان سب چیزوں کو اپنے ضمن میں لے لیتا ہے، وہ یہ ہے کہ اس سے مراد وہ دور ہے جو نبوت کی روشنی اور ہدایت سے محروم رہا ہے، قوم کا وہ دور جو نبوت کی روشنی اور ہدایت سے محروم رہا ہے، چاہے وہ یورپ ہو یا ساسانی مملکت ہو، چاہے وہ ہندوستان ہو، چاہے وہ عرب ہو، میں اس کا ایک دوسرا ترجمہ کرتا ہوں "من مانی زندگی"، جاہلیت کیا ہے؟ من مانی زندگی گذارنا، یہ روح ہے جاہلیت کی، جاہلیت کی اسپرٹ ہے، جو چیز اسلام کی مخالف اور متوازی ہے اور آسمان سے اللہ کے نازل کئے ہوئے ادیان سے، اور صحف سماوی سے، اور تعلیمات ربّانی سے بے نیاز ہے، وہ یہ ہے کہ نبوت اور ہدایتِ آسمانی کی روشنی سے جو دور محروم ہو وہ جاہلیت ہے، اور اس میں پھر کیا ہوتا ہے، زندگی کیسے گذاری جاتی ہے، من مانی زندگی، یعنی جو دل میں آئے، جو ہماری سوسائٹی، ہمارا ماحول چاہتا ہے، اور جو معیار اس وقت مقرر ہو چکے ہیں، اور "حیثیتِ عرفی" کے اظہار کے جو اصول مقرر ہو گئے ہیں، ہم تو اس پر چلیں گے، یہ ہے

www.abulhasanalinadwi.org

من مانی زندگی، اور اس کو قرآن اور حدیث کی اصطلاح میں "جاہلیت" کہا گیا ہے، دیکھئے اگر آپ احادیث کا جائزہ لیں تو آپ کو کئی جگہ ایسا معلوم ہوگا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی چیز پر بھی جس کا تعلق عقیدہ سے نہیں تھا، جاہلیت کا اطلاق فرمایا، ایک صحابی ہیں (جن کا نام نہیں لوں گا) ان کا معاملہ اپنے ملازم کے ساتھ کوئی مساویانہ نہیں تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "انك امرؤٌ فيك جاهلية" تم ایک ایسے آدمی ہو، تمھارے اندر جاہلیت کی بو ہے، اب عقائد تلاش کرنے کی ضرورت نہیں، خادم کے ساتھ ایسا معاملہ رکھنا کہ یہ مالک ہے اور وہ مملوک ہے، اس کو جاہلیت کہا، اور پھر اس سے بڑھ کر "من تعزّیٰ عليكم بعزاء الجاهلية" جو تمھارے سامنے جاہلیت کی دعوت دے، عصبیت جاہلیت کی طرف بلائے، اور جاہلیت کا نعرہ لگائے، اس کے ساتھ سخت کلامی کرو، میں اس کو علماء کے لئے چھوڑ دیتا ہوں، اس کا پورا ترجمہ نہیں کروں گا، سخت سے سخت بات اس کے سامنے کہو "ولا تكنوا" اور کنایہ واشارہ سے بھی کام نہ لو، اس کو جاہلیت کیوں کہا؟ اس کا تعلق تو عقیدہ سے نہیں، اس کا تعلق تو عقیدۂ توحید سے نہیں، ایمان بالآخرۃ سے نہیں، ایمان بالرّسول سے نہیں، تو معلوم ہوا کہ اسلام صرف اسی کا مطالبہ نہیں کرتا، اسلام صرف اسی کا نام نہیں ہے، کہ عقائد صحیح

www.abulhasanalinadwi.org

ہوں، مجھے معاف کیا جائے میں بغیر کسی تنقیص کے کہتا ہوں، اسلام صرف اس کا نام نہیں ہے کہ صرف عقائد صحیح ہوں، اور نمازوں کی پابندی اور عبادات اور اس کے علاوہ جو چیزیں عقائد اساسیہ میں آجاتی ہیں وہ اس کے دائرہ میں ہیں، لیکن ہم شادی کرنے میں آزاد ہیں، ہم پردہ کرتے نہ کرنے میں آزاد ہیں ہم مقدمات عدالتوں میں لے جانے میں آزاد ہیں، ہم اپنے مال کی تقسیم میں آزاد ہیں، ہم ان سب چیزوں میں آزاد ہیں، اس لئے ہم سے ان سب چیزوں میں کوئی کچھ نہ پوچھے، اور نہیں نہ ٹوکے، یہ دین کے دائرہ میں نہیں آتا، یہاں کا اصل پیغام جس کے لئے آپ کو زحمت دی گئی ہے، یہ ہے کہ آپ دین کا صحیح مفہوم سمجھ لیں، ایک ہے "اسلام"، ایک ہے "جاہلیت"، اب آپ یہ دیکھئے کہ جو زندگی گذر رہی ہے مسلمانوں کی وہ اسلام کے مطابق ہے؟ سو فی صدی اسلام کلّی اتباع چاہتا ہے، جو آیت میں کہا گیا ہے "اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً" پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ، اس لئے اس کی ہرگز گنجائش نہیں کہ مسلمان دین کے بہت سے احکام کے پابند رہیں اور ان کا احترام و اہتمام کرتے رہیں، مگر زندگی کے شعبوں میں اور رواجوں میں آزاد رہیں، مجھے معاف کیا جائے تحقیر مقصود نہیں، وضاحت مقصود ہے۔

صاحب! شادی بیاہ میں بھی دین کا نام لینا، اور اس میں بھی

www.abulhasanalinadwi.org

سنّت و شریعت کا حوالہ دینا، اس کا بھی احتساب کرنا کہ یہ شادی اتنے دھوم دھام سے کیوں ہوئی؟ صاحب اللہ نے دولت دی تھی اور ہمارے کنبہ کا ہمارے خاندان کا اور ہم جہاں رہتے ہیں' وہاں بھی دستور تھا لیکن یہ ضروری ہے کہ آپ کا عائلی قانون بھی وہی ہو جو قرآن مجید نے دیا ہے' اور شریعت نے اس کی تشریح کی ہے' اور علمائے اسلام اور فقہائے کرام نے (اللہ اُن کو بہتر جزائے خیر عطا فرمائے) انھوں نے اس کے لئے اپنی راتوں کی نیندیں قربان کی ہیں، اور اپنی صحت کو خطرہ میں ڈالا ہے' اور ملّتِ اسلامیہ کو مستغنی کر دیا ہے۔

میرے بزرگو! دوستو اور عزیزو! یہ آیتیں ہیں، آپ ان کو اپنے ذہن میں لے کر جائیے، ایک تو مطالبہ ہے کہ اسلام میں داخل ہو کلّی طور پر تم بھی کلّی طور پر اور تمھارا اسلام بھی کلّی طور پر' یہ نہیں کہ عقائد سر آنکھوں پر' اللہ بچائے ذرّہ برابر انحراف نہیں ہوگا، عبادات میں ذرّہ برابر بھی ہم سے تساہل نہ ہوگا، لیکن صاحب یہ کہ شادی کس طرح ہو' اور نکاح و طلاق کے مسائل ہیں، اور تقسیم میراث کے مسائل ہیں' اور پھر بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو خاندان میں پیش آتی ہیں، اس میں آپ ہم کو آزاد چھوڑ دیجئے بالکل اس کی مہلت نہیں "یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّةً وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ" اور خطوٰت الشیطٰن میں بھی بڑی بلاغت

www.abulhasanalinadwi.org

ہے، کہ اگر تم نے یہ نہیں کیا تو پھر اتباع خطوٰت الشیطٰن ہوگا، یہاں پر اس لئے اس کا بھی ذکر کیا، اللہ صرف فرما دیتا "اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّةً" لیکن اس کا جو متوازی ہے وہ "وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ" ہے، آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ہے، یہ گھروں کو لٹا دینا، یہ جائدادوں کو قرق کر دینا یہ سودی قرض لینا، اور اس خوشی میں راتوں کو جاگنا، صحت کو خراب کر لینا، یہ سب اس لئے ہے کہ نام ہو جائے اور شان ہو کہ فلاں صاحب کے یہاں بارات آئی تھی، اس میں ڈیڑھ سو موٹریں تھیں اور اتنی بڑی بارات تھی، اور اس سب کو (FIVE STAR) ہوٹل میں ٹھہرایا گیا، میرے نام دعوت نامے آتے ہیں، اس میں لکھا ہوتا ہے کہ آپ (FIVE STAR) ہوٹل میں ٹھہریں گے، یہ ساری چیزیں "عرف" میں داخل ہو گئی ہیں جو عربی کا بہت بلیغ لفظ ہے، جس کا ترجمہ ہے رسم ورواج اور اصولِ زندگی۔

ہمارے بمبئی کے ایک دوست نے ذکر کیا کہ ایک مجلس نکاح میں کھجور، چھوہارے تقسیم کرنے کے بجائے جو مسنون ہے، نوٹ تقسیم کئے گئے، سَو سَو روپئے، پچاس پچاس روپئے، دس دس روپئے کا نوٹ، کتنے ہزار روپئے صرف اس نکاح میں صرف ہو گئے، کہاں سے اس کی اجازت ملی ہے۔

حضرات! ہمارا مقام ومنصب تو یہ تھا کہ ہمارے ہندوستان میں

اتنے دن سے رہنے سے ہندوستان کی قدیم قوم جو تھی، اس کے اندر ایک ہل چل پیدا ہو جاتی، غور و فکر کرنے کی زبردست تحریک پیدا ہوتی اور وہ اپنے پورے معاشرہ کا جائزہ لیتی، اور پھر وہ ان خصوصیات و فوائد کو جو مسلمانوں کے ان چیزوں سے بچنے سے حاصل ہوتے ہیں، دیکھ کر خود وہ ان رسوم کو چھوڑتے معلوم ہوتا کہ مسلمانوں کے اس ملک میں آنے سے ایک معاشرتی انقلاب آگیا، تہذیبی انقلاب ہو گیا، مگر افسوس ہے کہ بجائے اس کے ہم ان کو دیتے، ہم نے ان سے لیا، ایک ایک چیز کی تاریخ بتائی جا سکتی ہے، اگر معاشرہ کی تاریخ پر کوئی کتاب لکھی گئی ہوتی تو آپ کو اس سے پتہ چل جاتا کہ فلاں رسم فلاں طبقہ سے لی گئی ہے، اور فلاں رسم فلاں زمانے سے رائج ہوئی ہے، سب کی تاریخ مل جاتی، آغاز کی تاریخ مل جاتی۔

ہماری اس کانفرنس کی (مجھے معاف کیا جائے) یہ ایک امانت ہے یا عطیہ ہے، اور اس کا ایک نشان اور شعار ہے، جس کو آپ لے کر جائیں، یہ دو آیتیں ہیں، "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ" جو لوگ عربی کا ذوق رکھتے ہیں، وہ محسوس کریں گے کہ ان الفاظ میں بھی کتنا زور اور بلاغت ہے، یہ کھلا اعجازِ قرآنی ہے، اگر یہ کہا جائے کہ جلالِ الٰہی بھی شامل ہے، میں عربی کے طالب علم کی حیثیت سے کہتا ہوں کہ بالکل الفاظ بتا رہے ہیں کہ اس کا

www.abulhasanalinadwi.org

دوسرا مفہوم یہ ہے، اگر ایسا نہ کروگے تو اللہ کے غضب سے ڈرو، اور اللہ کی طرف سے بے برکتی پر ڈرو، اور برے نتائج سے ڈرو، "يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّيْطٰنِ إِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ" اس سے اور صاف بات کیا کہی جاسکتی ہے۔

اور دوسری طرف فرمایا: "أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ" کیا جاہلیت کے رسم ورواج کو چاہتے ہیں، کیا جاہلیت کے ترجیح وانتخاب کو چاہتے ہیں، جاہلیت کے فیصلہ کو چاہتے ہیں، میں نے عرض کیا کہ حکم کے معنی صرف فیصلہ کے نہیں، بلکہ ترجیح واختیار کے بھی آتے ہیں، یعنی آدمی کسی چیز کو اختیار کرتا ہے جو قوت محرکہ ہوتی ہے، جو اس کی دلیل ہوتی ہے، وہ بھی اس کے اندر شامل ہوتی ہیں، کیا جاہلیت کا فیصلہ قبول کریں گے، جاہلیت نے جس چیز کو ترجیح دی ہے، اختیار کیا ہے، اس کو اختیار کریں گے، اس پر چلیں گے، یہ جائز نہیں۔

اب آپ حضرات یہاں سے عزم کرکے جائیں، یہ ارادہ کرکے جائیں کہ ہمارے گھر میں یہ ہرگز نہ ہوسکے گا، آپ اپنے دل میں قسم کھالیں کہ اب خلافِ شریعت رسوم یہاں گھر میں، ہمارے یہاں، ہمارے خاندان میں ادا نہیں کی جائیں گی، یہ ظلم نہیں ہوگا کہ جہیز کا زبردست مطالبہ کیا جائے، خدا کی پناہ،

www.abulhasanalinadwi.org

خدا کی ذات حلیم ہے، ورنہ میں سچ کہتا ہوں کہ ایک بیاہی ہوئی لڑکی کو جو ابھی بیاہ کر آئی ہے، ارمانوں کے ساتھ آئی ہے اور بڑی امیدوں کے ساتھ اس کو رخصت کیا گیا ہے، اعزاز کے ساتھ اس کا استقبال کیا گیا ہے، صرف اس جرم میں کہ وہ دس ہزار روپے نہیں لائی ہے اس کو مار ڈالا جاتا ہے، میں نے ایک اخبار میں پڑھا دہلی میں ایک دلہن آئی اور اس کے گھر والوں سے دس ہزار روپے کا مطالبہ کیا گیا تھا وہ نہیں لائی، اس کو جلا دیا گیا اور اس کا خاتمہ کر دیا گیا اگر اس پر زلزلہ آ جائے، اللہ محفوظ رکھے اور ان الفاظ کو نہ پکڑے، اس پر زلزلہ آئے، اس پر بجلی گرے اس پر کوئی دوسری قوم آکر حملہ کرے کوئی تعجب کی بات نہیں، اللہ کو اپنی مخلوق عزیز ہے، اور ایسی عزیز ہے "اِنَّہٗ بِکُمْ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ" وہ تمہارے ساتھ رؤف بھی ہے اور رحیم بھی ہے، پھر اس کی پالی ہوئی، پھر مرضوں سے بچائی ہوئی اذیتوں سے بچائی ہوئی اور بڑے ناز و نعم کے ساتھ رکھی ہوئی ایک جان آپ کے یہاں آتی ہے، اور بڑے ارمانوں کے ساتھ آتی ہے، اور آپ مانگ کر لاتے ہیں، تو خوشامد کر کے لاتے ہیں، دس ہزار کی وجہ سے، لعنت ہو ایسے دس ہزار روپے پر، جس کی وجہ سے کسی انسان کی جان جائے، ڈرنا چاہئے اللہ کے غضب سے، ایک جان اللہ کو تمہارے کروڑوں روپے اور تمہاری سلطنتوں

www.abulhasanalinadwi.org

سے زیادہ عزیز ہے، آدم علیہ السّلام کو کس پیار و محبت کے ساتھ پیدا کیا گیا، ان کا فرشتوں سے سجدہ کرایا گیا، اس آدم کی اولاد کے ساتھ آپ کا یہ معاملہ ہے۔

یہی میں فرقہ وارانہ فسادات کے بارے میں کہتا ہوں، کسی کمہار کے یہاں جاکر تم ایک گھڑا توڑ کر دیکھو، وہ تمھارا سر توڑ دے گا، اور اللہ کی مخلوق اتنی بھی قیمت نہیں رکھتی کہ تم انسانوں کے سر توڑو، انسانوں کی جان نکالو، ایک نہیں، پچاسوں، سیکڑوں، ہزاروں، یہ وہ چیزیں ہیں، جو ہماری مسرتوں کی تقریبات میں داخل ہوگئی ہیں، اور وہ چیزیں غضبِ الٰہی کو بلانے والی ہیں تو پھر کیسے ان مسرتوں کی تقریب میں برکت ہو، کیسے اللہ کی نصرت اُن کے ساتھ شامل ہو، اور پھر نسل میں بھی وہ دین منتقل ہو، اور وہ خصوصیات منتقل ہوں۔

بس حضرات! اگر میں نے حدود سے تجاوز کیا اور میری زبان سے سخت لفظ نکلے تو میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں، اور آپ سے بھی معافی چاہتا ہوں، مگر کوئی وقت ایسا ہوتا ہے اور اس کی مثالیں ہمیں رحمۃ للعالمین کی سیرت میں بھی ملی ہیں کہ کسی وقت ایسے سخت لفظ بھی بول دیئے جاتے ہیں "من تعزّی علیکم بعزاء الجاھلیۃ" اس کے معنی اگر آپ کسی عالم سے پوچھیں تو رونگٹے کھڑے ہو جائیں جو

www.abulhasanalinadwi.org

تمھارے سامنے جاہلیت (خلافِ اسلام) کا نعرہ لگائے اِس کے کسی فعل یا رواج کی تحسین کرے تو تم سخت لفظ استعمال کرو اور ذرا بھی رعایت، اشارہ اور کنایہ سے کام نہ لو، کون کہہ رہا ہے، وہ رحمۃٌ للعالمین قرار دیے ہیں، اور جو سراپا رافت و رحمت ہیں وہ یہ کہہ رہے ہیں، مثال نہیں مل سکتی، اس سے آپ اندازہ کیجئے کہ جاہلیت کو، جاہلی زندگی کو، جاہلیت کے معیاروں کو، جاہلی دعوتوں کو کس نظر سے خدا نے بھی دیکھا ہے اور اس کے رسول ؐ نے بھی دیکھا ہے، وہ چیزیں اپنے گھروں میں آئیں، ہماری معاشرت کے جزء بن جائیں، ہمارے واجبات و فرائض میں داخل ہو جائیں، جہیز انتالاؤ، شادی دھوم دھام سے ہوگی، نہیں مسجد میں جایئے اور کسی عالم سے نکاح پڑھوا لیجئے، ہم نے تو نکاح دیکھے ہیں، عصر کی نماز ہوئی، کہہ دیا گیا کہ ایک نکاح ہوگا، قریب ترین عزیزوں میں بھی سب کو نہیں معلوم، اور وہیں کے ایک عالم کھڑے ہوگئے، انھوں نے خطبۂ مسنونہ پڑھا ایجاب و قبول کرایا، اور چلے گئے، یہاں سے آپ عہد و ارادہ اور عزم کر کے جائیں کہ اپنے گھر میں یہ نہ ہوتے دیں گے، اور حتی الامکان آپ ان تقریبات میں باعثِ رونق اور باعثِ فخر نہیں بنیں گے، یہاں تو یہ ہوتا ہے، شرعی مجبوری کی بات الگ ہے، لیکن آپ ان عزیزوں اور خاندان والوں کو محسوس کرائیے، محلہ والوں کو آپ محسوس کرائیے کہ یہ خلافِ شریعت ہے،

www.abulhasanalinadwi.org

یہ خلافِ شریعت بھی ہے، اور خلافِ عقل بھی ہے، اور خلافِ مصلحت بھی ہے، یہاں سے ارادہ کرکے جائیں۔

ائمۂ مساجد جو یہاں تشریف رکھتے ہیں یا معلّمین اور علمائے کرام، مدرّسین، ان سے کہوں گا کہ یہاں سے جاتے کے بعد مسجدوں میں تقریریں کریں، اور اس پر وعظ کہیں، اور دوسرے جو جلسے ہوتے ہیں، ان میں بھی وعظ کہیں، اور پورے ہندوستان میں اصلاح معاشرہ اور اصلاح رسوم کی تحریک چلائیں اللہ مدد فرمائے گا، برکت دے گا اور آپ کو دین کے ایک اہم شعبہ کی تبلیغ اور اس کے احیاء کا جو اجر عظیم ہوگا وہ آپ کو عطا فرمائے گا۔[1]

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

---

[1] یہ مضمون حضرت مولانا مدظلہ العالی کی وہ افتتاحی تقریر ہے جو ۳۰ رجولائی ۱۹۹۲ء کو دارالعلوم ندوۃ العلماء میں ہونے والی دو روزہ اصلاح معاشرہ کانفرنس میں کی گئی تھی۔

www.abulhasanalinadwi.org

حضرت مولانا ابو الحسن علی ندوی کی دو اہم تصنیفات:

● **ہندوستانی مسلمان۔ ایک تاریخی جائزہ اور موجودہ صورتِ حال کی عکاسی**

ہندوستان کی تہذیب و تمدن کی تشکیل اور ملک کی تعمیر و ترقی میں مسلمانوں کا حصہ، ان کے علمی، دینی و سیاسی کارنامے، ان کی شخصیت و خصوصیات اور ان کے موجودہ مسائل و مشکلات۔

تیسرا ایڈیشن نظر ثانی کے بعد۔ قیمت اردو ایڈیشن /۴۰
انگریزی /۳۰ اور عربی /۵۰

● **تحفۂ انسانیت** (حدیث مالوہ)

یہ کتاب حضرت مولانا کے اس دورہ کی بولتی ہوئی روداد ہے، جو انھوں نے حلقۂ پیام انسانیت کے تحت بھوپال، اُجّین، اندور اور مالوہ کا کیا تھا جس میں جابجا طلباء و اساتذہ، وکلاء و جج صاحبان، سیاسی و علمی شخصیتوں اور مذہبی رہنماؤں سے خطاب کیا گیا ہے، اس کتاب میں بتایا گیا ہے کہ اس وقت ملک کو اصل خطرہ کس چیز کا ہے، اور علماء و دانشور طبقہ کی ذمہ داریاں کیا ہیں؟

معیاری کتابت، آفسٹ طباعت، صفحات ۲۳۲ قیمت /۴۰

مجلس تحقیقات و نشریات اسلام بکس ۱۱۹ پوسٹ **لکھنؤ**
(ندوۃ العلماء)

www.abulhasanalinadwi.org